ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عشقِ نبوی ﷺ

اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں محمد ﷺ سے زیادہ حسین اور صاحب جمال دلربا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں پیدا ہی نہیں کیا، محبت کرنی ہے تو آپ ﷺ سے کرو، تم کن چیزوں کے پیچھے لگ گئے ہو؟ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واحسن منك لم ترقط عيني   واجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرا من كل عيب   كانك قد خلقت كما تشاء

"آپ ﷺ سے زیادہ حسین کبھی کوئی شخص میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ ﷺ سے زیادہ صاحب جمال کسی ماں نے نہیں جنا۔

آپ ﷺ ہر عیب سے مبرا پیدا کیے گئے ہیں۔ گویا آپ ﷺ جیسا چاہتے تھے آپ ﷺ ویسے بنا دیے گئے۔"

میری ماں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "زنانِ مصر نے زلیخا کے یوسف کو دیکھا تھا تو اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے" جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے کہ جب زنان مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو جمال یوسفی سے ایسی مبہوت ومدہوش ہوئیں کہ ہوش وحواس کھو بیٹھیں اور پھلوں کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لیے۔ ام المومنین فرماتی تھیں کہ "زنان مصر نے زلیخا کے یوسف کو دیکھ کر ہاتھ کاٹ لیے تھے۔ اگر وہ میرے یوسف کو (آنحضرت ﷺ کو) دیکھ لیتیں تو چھریاں ہاتھوں پر نہ چلتیں بلکہ دلوں پر چلتیں اور اپنی گردنیں کاٹ لیتیں۔" آنحضرت ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل دنیا میں نہ کوئی ہوا نہ ہوگا۔

اللہ کی بخشش اور حضور ﷺ کی شفاعت کا حسین منظر

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ستر ہزار آدمی ایسے ہونگے جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے کچھ اور بھی مانگ لیتے حضور ﷺ نے فرمایا مانگا تھا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان ستر ہزار میں سے ایک ایک آدمی کیساتھ ستر ستر ہزار جنت میں جائیں گے۔ (اب ستر کو ستر کیساتھ تم ضرب کر کے دیکھ لو) حضرت عمرؓ نے دوبارہ درخواست کی کہ یا رسول اللہ! کچھ اور بھی مانگ لیتے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے اور بھی مانگا تھا اور یہ کہا تھا کہ کوئی بھی آدمی جو آپ کا نام لینے والا ہو۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھنے والا ہو" ..... دوزخ میں نہیں رہنے دونگا۔ آخر میں ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ جاؤ فرشتوں کیساتھ' نبیوں کے ساتھ' صدیقوں کیساتھ' صالحین کیساتھ اور جہنم میں تمہیں جتنے بھی آدمی نظر آتے ہیں انہیں نکال لو۔ نکال لو۔ نکال لیا۔ جس کے دل میں ایک گیہوں کے دانے کے برابر بھی ایمان تھا وہ بھی نکال لیا۔ جس کے دل میں ایک گیہوں کے دانے کے برابر ایمان تھا وہ بھی نکال لیا۔ جس کے دل میں ایک تل کے دانے کے برابر بھی ایمان تھا وہ بھی نکال لیا۔ اب کوئی نہیں رہا جہنم میں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

شفع النبیون وشفعت الملائکۃ وشفع الصدیقون ولم یبق الا ارحم الراحمین

"نبیوں نے شفاعت کر لی' فرشتوں نے شفاعت کر لی' صدیقوں نے شفاعت کر لی ایک ارحم الراحمین باقی ہے"

ایک ارحم الراحمین باقی ہے' جسکو ابھی شفاعت کرنی ہے۔ مخلوق کی نظریں وہاں تک نہیں پہنچ سکیں' جہاں تک اللہ کی نظر پہنچے گی۔ فرمایا تین لپیں اللہ تبارک وتعالیٰ جہنم سے نکالیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ان لپوں میں کتنے آدمی آئیں گے؟...... یہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ انکو نہر الحیات میں ڈالا جائیگا۔ کوئلے کی شکل میں داخل ہونگے اور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے باہر نکلیں گے۔

ذریعہ معاشِ نبوی ﷺ کا ایمان افروز واقعہ

ابوداؤد میں یہ واقعہ پیش کیا گیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کا ذریعہ معاش کیا تھا۔ ارشاد فرمایا کہ میں حضور ﷺ کا وزیر خزانہ تھا۔ جب بھی کوئی مہمان آتے۔ ایک یا زیادہ......انکو کپڑے کی ضرورت ہوتی ' انکو روٹی کی ضرورت ہوتی ' انکو کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی ' آنحضرت ﷺ مجھے ارشاد فرماتے تھے اور میں کسی سے قرض لے لیتا اور اس ضرورت مند کی ضرورت پوری کر دیتا۔ ایک دن ایک یہودی مجھے ملا۔ وہ کہنے لگا کہ تمہیں ہر مہینے قرض لینا پڑتا ہے ' تم مجھ سے قرض لے لیا کرو۔ (یہودی اور اتنا فیاض......ماشاء اللہ!) مجھ سے قرض لے لیا کرو اور پرواہ نہ کرو۔ میں نے کہا بہت بہت شکریہ۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے تو میں اسکے پاس پہنچ جاتا قرض کیلئے۔ ابھی مہینہ ختم ہونے میں کوئی تین چار دن باقی تھے میں وضو کر کے اذان کیلئے تیاری کر رہا تھا کہ اتنے میں وہ یہودی آیا اور اسکے ساتھ کچھ اور آدمی بھی تھے ' مجھے کہنے لگا او حبشی غلام! مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں ' میں نے کہا یہی کوئی دو چار دن باقی ہیں۔ کہنے لگا اگر مہینہ ختم ہونے پر میرا قرض ادا نہ کیا تو تجھ کو بیچ دونگا اور اس طرح اونٹ جا کر چرائے گا جس طرح پہلے چرایا کرتا تھا۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

مجھے وہ صدمہ ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد میں حاضر خدمت ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! وہ یہودی جس سے میں قرض لیا کرتا تھا اس نے مجھے ایسا کہا ہے۔ وہ یہودی ہے ' اسکو تو کوئی ادب نہیں لحاظ نہیں۔ اگر حضور ﷺ اجازت فرمائیں تو میں اتنی دیر کیلئے باہر چلا جاؤں ' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے کوئی انتظام فرما دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بہت اچھا! (آنحضرت ﷺ کی اس "بہت اچھا" پر مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے۔ کبھی آنحضرت ﷺ نے کسی کو نہیں ٹوکا۔ ایسی عجیب ہستی تھی) فرمایا کہ میں نے اپنی تلوار ' اپنی ڈھال اور اپنے جوتے سرہانے رکھ لیے اور صبح صادق کے انتظار میں بیٹھ گیا کہ ذرا روشنی ہو جائے تو جاتا ہوں۔ اتنے میں ایک آدمی آیا کہ آنحضرت ﷺ تجھ کو یاد فرماتے ہیں۔ میں حاضر خدمت ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے در دولت پر چار اونٹنیاں بیٹھی تھیں اور لدی ہوئی تھیں۔ ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے تیرے قرضے کا انتظام فرما دیا ہے۔ یہ اونٹنیاں جو غلے سے لدی ہوئی ہیں ' فلاں صاحب نے مجھے بھیجی ہیں ' جاؤ اپنا قرضہ ادا کرو ' یہ تمہاری ہیں۔ میں بہت خوش ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی۔ میں نے ان اونٹنیوں کو بھی اور جوان پر لدا ہوا تھا اسکو بھی بیچا اور اس یہودی کا قرضہ ادا کیا اور بھی جتنے قرضے تھے سب ادا کیے اور حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا تمام بوجھ ادا کر دیا ہے۔ فرمایا کچھ بچا بھی ہے۔ عرض کیا حضرت ابھی تو کچھ بھی نہیں خرچ ہوا ' بہت کچھ ابھی باقی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ میں مسجد سے اس وقت گھر جاؤنگا جب تم اسکو خرچ کر دو گے۔ میں نے کہا حضرت اتنا جلدی تو خرچ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا پھر میں بھی گھر نہیں جاتا ' رات اسی مسجد میں گزاروں گا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دوسرے دن میں نے نمٹایا اور آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی کہ یا رسول اللہ! وہ سارا مال خرچ ہو گیا ہے ' ٹھکانے لگ گیا ہے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا الحمد للہ! اور آپ اپنے گھروں میں تشریف لے گئے۔ تمام ازواج مطہرات کو جا کے سلام کہا۔

فائدہ: تو وہ صاحب جو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ رہے تھے کہ آنحضرت ﷺ کا ذریعہ معاش کیا تھا۔ انکے سوال کا جواب یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کا ذریعہ معاش یہ تھا۔

اہلِ بیت کی اہل تشیع کو بددعائیں

حضرت حسینؓ کیساتھ جو کچھ ان کوفہ والوں نے کیا وہ تو سب کو معلوم ہے ان لوگوں نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور جن لوگوں نے حضرت حسینؓ کے ہاتھ پر غائبانہ بیعت کی تھی۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلوا کر انہیں لوگوں نے آپ کے خلاف تلوار اٹھائی۔

فائدہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی، ان لوگوں نے جو کہ شیعانِ علی کہلاتے تھے ان تینوں زمانوں میں ان تینوں بزرگوں کی خوب خوب بددعائیں سمیٹیں اور شاید اسی کا اثر ہے کہ کبھی ان لوگوں کو چین نصیب نہیں ہوا۔ ان بزرگوں کی بددعائیں سمیٹنے کے بعد یہ کبھی چین سے نہیں بیٹھے یہاں تک کہ سینہ کوبی انکا شعار بن گیا۔

صحابہ میں سب سے زیادہ احادیث جاننے والے

مروان بن حکم کے کاتب سے روایت ہے کہ مروان نے مجھے چھپا کے بٹھا دیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو طلب فرمایا ان سے کچھ مسئلے پوچھے وہ بتاتے رہے اور یہ پردے میں بیٹھے ان مسائل کو لکھتے رہے، ایک سال پورا گذرنے کے بعد انہوں نے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا اور وہی مسئلے پوچھے اور ابوزعزعہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بدستور پردے میں بٹھا دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مسئلوں کا جواب دیا (انکو بھی یہ یاد نہیں رہا ہوگا کہ انہوں نے پہلے بھی یہ مسئلے پوچھے تھے) لیکن کسی مسئلے میں ایک حرف کا آگ پیچھا نہیں ہوا۔

فائدہ: گویا ٹیپ تھی جو چل رہی تھی، ایک سال پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو مسئلے بیان کئے تھے، جن الفاظ سے بیان کئے تھے، جس ترتیب سے بیان کئے تھے، ایک سال کے بعد اسی طرح ان مسائل کو بیان کر دیا اور یہ صرف تین سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہے ہیں اور حضور اقدس ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین میں سب سے زیادہ احادیث کو جاننے والے ہیں۔

روٹی نہ دینے والی عورت آج میرے نکاح میں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ خود ہی فرماتے ہیں کہ انصار کو تو اپنی کھیتی باڑی کا کام بھی ہو جاتا تھا اور حضرات مہاجرین کچھ اپنی تجارت کا مشغلہ کر لیتے تھے' لیکن اپنے لئے تو کوئی چیز بھی نہیں تھی' گھر بھی نہ تھا اور فرماتے ہیں کہ میں بھوک کی وجہ سے مسجد نبوی ﷺ میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا اور لوگ میری گردن پر پاؤں رکھتے تھے' وہ سمجھتے تھے کہ انکو مرگی کا دورہ ہو گیا ہے' حالانکہ مرگی ورگی کچھ نہیں ہوتی تھی' صرف بھوک تھی۔

فرمایا کرتے تھے کہ ایک خاتون تھی مدینے میں' میں نے ان سے کہا کہ بڑی بی تم مجھ سے کچھ کام کروالیا کرو اور مجھ کو روٹی دے دیا کرو' کہنے لگیں نہیں بھئی مہنگا ہے' یعنی روٹی پر بھی یہ آدمی مہنگا ہے۔ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ وہی عورت آج میرے نکاح میں ہے۔

www.shaheedeislam.com
شہید اسلام

حضرت معاویہؓ کا حضرت عائشہؓ سے نصیحت طلب کرنا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ ''مجھے کوئی مختصر سی نصیحت کیجئے' بات لمبی نہ ہو' مختصر ہو تا کہ اسے حرز جان بناؤں'' اکابر کا ہمیشہ یہ معمول رہا ہے کہ بزرگوں سے نصیحت طلب کرتے تھے۔ علامہ شعرانی نے اپنی کتاب ''تنبیہ المغترین'' میں اس پر ایک مستقل باب قائم کیا ہے کہ جب بڑوں کی خدمت میں جاؤ تو ان سے نصیحت طلب کرو۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجودیکہ خود بھی صحابی ہیں' حضور اکرم ﷺ کے ارشادات خود بھی سنے ہیں لیکن جن کو اپنا بڑا سمجھتے تھے' انکی خدمت میں لکھتے رہتے تھے' اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں خط لکھا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاتب کو بلایا اور کہا کہ لکھو:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ خط ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام!

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کو راضی کرنے کی خاطر انسانوں کو ناراض کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے انسانوں کی ناراضگی کی خود کفایت فرماتے ہیں۔ (کہ انکی پرواہ نہ کرو ان کو راضی کرنا ہمارے ذمہ رہا) اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کی خاطر اللہ کو ناراض کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو ان لوگوں کے سپرد کر دیتے ہیں (کہ کر و ان کو راضی' میں دیکھتا ہوں تم کتنے لوگوں کو راضی کر لیتے ہو) مشکوٰۃ : ص ٤٣٥

فائدہ: ارشاد فرما رہے ہیں کہ جو شخص اپنے درمیان کا اور اللہ کے درمیان کا معاملہ صحیح کر لے اللہ تعالیٰ اسکے اور لوگوں کے درمیان کے معاملے کی خود کفایت فرماتے ہیں کہ وہ ہمارے ذمہ رہا۔ ہم سے تم معاملہ درست رکھو' تمہارے اور لوگوں کے درمیان جو معاملہ ہے اسکو ہم پر چھوڑ دو' وہ میں درست کر لونگا' اسکی پرواہ نہ کرو کہ کوئی ناراض ہوتا ہے' لوگ ناراض ہو جائینگے تو ہم انکو بھی راضی کر دینگے' (بھئی یہ بھی بڑے امتحان کی بات ہے' آزمائش کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو آزمائش میں نہ ڈالے' بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے' دوسری طرف لوگوں کی رضامندی ہے' اگر اس کام کو کر لے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں اور نہ کرے تو لوگ ناراض ہوتے ہیں۔

www.shaheedeislam.com
شہید اسلام

جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت نصیب ہوجائے

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے‘ حضور ﷺ کا خیمہ مبارک جہاں لگا ہوا تھا‘ انہوں نے طے کرلیا کہ آج آنحضرت ﷺ کی خدمت بجالاؤنگا۔ وہ صحابی حضور ﷺ کے خیمہ کے دروازے پر سر رکھ کر سوگئے‘ انہوں نے سوچا کہ حضور ﷺ جب باہر نکلیں گے یا اندر کھٹ کھٹ کی آواز آئیگی تو مجھے فوراً جاگ آجائیگی‘ چنانچہ حضور ﷺ رات کو تہجد کے وقت اپنے معمول کے مطابق جب اٹھے تو اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوراً جاگ آگئی‘ رات کو آپ ﷺ کی جو ضروریات تھیں یعنی پانی وغیرہ انہوں نے وہ تمام ضروریات مہیا کیں‘ پانی کا لوٹا لیکر حضور ﷺ کو وضو کروایا‘ تب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے! وہ کہنے لگے کہ میں اور کچھ نہیں مانگتا ہوں‘ صرف ایک چیز مانگتا ہوں کہ جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہوجائے‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسکے علاوہ کچھ اور مانگو‘ اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! بس یہی ایک چیز مانگنی ہے‘ یہ مل جائے تو ٹھیک ہے‘ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو وعدہ ہوگیا‘ لیکن تم میری مدد کرنا کثرتِ سجود کے ساتھ۔

فائدہ: تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کا ساتھ نصیب ہو‘ لیکن من مانی اپنی کرتے ہو‘ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ بھائی! اگر حضور ﷺ کی رفاقت چاہتے ہو تو پھر حضور ﷺ کی چال ڈھال‘ آپ ﷺ کی شکل وشباہت‘ آپ ﷺ کی رفتار وگفتار اور طور طریقے اختیار کرو۔

www.shiaedeoband.com

معاف کر دینا ہی مکارمِ اخلاق میں سے ہے

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کا لڑکا ابا کے سامنے شکایات لایا اور کہا کہ مجھے فلاں سپاہی کے لڑکے نے ماں کی گالی دی ہے۔ ہارون رحمہ اللہ نے ارکان دولت سے پوچھا کہ کیوں بھئی کیا سزا ہونی چاہیئے! کسی نے کہا کہ اسکو قتل کر دینا چاہیئے۔ خلیفہ کی بیوی کو اور سلطنت اسلام کی خاتون اول کو اس نے گالی دی ہے۔ کسی نے کہا زبان کاٹ دینی چاہیئے۔ کسی نے کہا اسکا مال و جائیداد ضبط کر لینا چاہیئے۔ کسی نے کہا اسکو جلاوطن کر دینا چاہیے یا کم سے کم جیل کی سزا۔

ہارون الرشید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیٹے کو کہا بیٹا تم معاف کر دو تو بڑا بہتر ہے۔ گالی دینے والے نے اپنا منہ گندا کیا اس میں تمہارا کیا نقصان؟ تمہاری ماں کو گالی لگی نہیں۔ اگر کسی کی ماں ایسی نہیں ہے جیسے اس نے کہا تو اسکا منہ گندا ہوا' اسکی ماں کا کیا بگڑا۔ تو بہتر یہی ہے' مکارمِ اخلاق یہی ہے کہ تم اسکو معاف کر دو اور اگر تم سے برداشت نہیں ہوا تو" وجزاء سيئة سيئة بمثلها "برائی کا بدلہ اتنی برائی ہے۔ تم بھی اسکی ماں کو گالی دے دو لیکن شرط یہ ہے کہ جتنی اس نے دی تھی اتنی دو اس سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ اگر تم اس سے زیادہ دو گے تو تم ظالم بن جاؤ گے اور تمہارا مخالف مظلوم بن جائیگا۔

www.shaheedeislam.com

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے ماموں جان کا واقعہ

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ ابھی نابالغ تھے' انکی والدہ ماجدہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن عبداللہ تسطری رحمہ اللہ سے کہا کہ بھائی جان! اس بچے کی بھی کچھ تربیت کیا کیجئے! فرمایا بہت اچھا! اور جنید رحمہ اللہ سے کہا کہ بیٹا آج سے ہر موقع' ہر وقت اور ہر لمحہ یہ خیال کیا کرو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور پھر آٹھ دن کے بعد مجھے بتاؤ۔ آٹھ دن کے بعد حضرت جنید رحمہ اللہ ماموں جان کی خدمت میں گئے' کہنے لگے کہ حضرت! اور تو خیر ہے لیکن پیشاب' پاخانہ بھی مشکل ہو گیا ہے کیسے کروں؟ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کا استحضار اتنا بڑھ گیا ہے کہ ستر کھولنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ ماموں جان نے فرمایا بس تمہارا کام بن گیا' تمہارا کام ہو گیا۔

شہید اسلام

مطلب یہ تھا کہ تمہیں معرفتِ الٰہی نصیب ہو گئی۔

حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی پھوپھی صاحبہ کا عجیب وغریب واقعہ

میری پھوپھی صاحبہ کا واقعہ ہے' اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائیں' بہت نیک خاتون تھیں' کسی خاتون نے انکے پاس امانت رکھی ہوئی تھی' کچھ پیسے رکھے ہوئے تھے' پھوپھی صاحبہ کافی دن بیمار رہیں لیکن اس خاتون کے ذہن میں نہیں رہا کہ مانگ لیتیں اور پھوپھی صاحبہ کے ذہن میں بھی واپس کرنے کا خیال نہیں آیا' اسی طرح وہ چلی گئیں (یعنی فوت ہوگئیں) انکو اس امانت کا خیال بھی نہ رہا' تیسرے دن اپنی بہو کو خواب میں آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ برتنوں کی فلاں کوڑی کے فلاں برتن میں (دیہاتوں میں برتنوں کی کوڑیاں ہوتی ہیں) اتنے پیسے رکھے ہوئے ہیں اور یہ فلاں خاتون کے ہیں' انکو واپس کردو۔ ہماری بھابھی نے صبح اُٹھ کر خواب کے مطابق وہ تلاش کیے تو جہاں نشان دہی کی تھی وہیں پیسے رکھے ہوئے تھے اور اتنے ہی رکھے ہوئے تھے' بھابھی نے اس عورت کو بلوایا اس سے پوچھا کہ تم نے اماں کے پاس کوئی پیسے بھی رکھے ہوئے تھے؟ کہا کہ جی! امانت رکھی ہوئی تھی' پوچھا کہ کتنے پیسے تھے؟ کہا کہ اتنے پیسے تھے۔ جتنے پیسے اس نے بتائے تھے اتنے ہی تھے' انکے پیسے واپس کیے اور کہا کہ اماں نے خواب میں ہدایت کی ہے کہ تمہیں واپس کردوں۔

www.shaheedeislam.com
شہید اسلام

حضرت تھانویؒ کا اپنے خلیفہ سے علاج کا واقعہ

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ آخری دنوں میں مجھ سے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میاں کیا تمہارے ہاں اس مرض کا علاج نہیں ہوتا؟ میں نے کہا حضرت ہوتا ہے۔ فرمایا کہ پھر تم علاج کرو' میں نے کہا بہت اچھا' لیکن ہمارے ہاں نزاکت زیادہ ہے فرمایا کہ تم علاج شروع کرو نتیجہ مجھے معلوم ہے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے علاج شروع کیا تو ذرا ہومیو پیتھک کا علاج نازک اور پرہیز بہت ہوتا ہے اس لیے میں نے عرض کیا کہ حضرت تھوڑا سا پرہیز ہو۔ ارشاد فرمایا کہ ہم نے تو کوئی پرہیز نہیں کروایا۔ معمولی نوک پلک درست کرکے چلتا کردیا' یہ سارے دنیا بھر کے پرہیز ہمارے لیے رکھے تھے۔ حضرت فرمانے لگے کہ یہ ارشاد سن کر میرے سر سے پاؤں تک پسینہ آگیا۔ فرمایا ہم نے تو کوئی پرہیز نہیں کروایا تھا' معمولی سی نوک پلک درست کرکے چلتا کردیا۔

فائدہ: بھائی بیماری کا آخری انجام کیا ہے موت۔ کیا مرنا نہیں ہے اس سے کیا گھبرانا۔ ہاں علاج کرنا سنت ہے کرو مگر علاج کی تدبیر کرکے اللہ پر چھوڑ دو۔ چاہیں گے تو شفا دے دیں گے نہیں چاہیں گے تو انکی رضا۔ ہمیں اپنے پاس لے جانا چاہیں گے چلیے ہم حاضر ہیں بصد خوشی حاضر ہیں۔

بانی جامعہ اشرفیہ لاہور مفتی محمد حسن صاحبؒ کا ایمان افروز واقعہ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور کے بانی حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے اجل خلفاء میں سے تھے، انکی ٹانگ میں تکلیف ہوگئی تھی، ڈاکٹروں نے کہا کہ ٹانگ کاٹنا پڑے گی، فرمایا بہتر ہے، جب ڈاکٹروں نے (ٹانگ کاٹنے کیلئے) بیہوش کرنے کو کہا تو فرمایا تم اپنا کام کرو ہم اپنے کام کریں گے بیہوش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بس تم اپنا کام کرو۔

فائدہ: اب اندازہ کیجئے کہ زندہ آدمی ہے، انکی ٹانگ کاٹی جارہی ہے مگر وہ اُف تک نہیں کرتا، سی بھی نہیں کرتا، ہائے بھی نہیں کہتا، سبحان اللہ ہمارے بزرگوں کا کیا مقام ہے۔

www.shuhadaeislam.com
شہداء اسلام

اللہ کے سامنے رونے والے حضرات

میرے شیخ قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ وقدس سرہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے اکابر میں دو بزرگوں کو اخیر شب میں آواز سے روتے دیکھا ہے‘ ایک اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کو اور دوسرے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کو، یہ دونوں بزرگ اس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے روتے اور بلبلاتے جیسے کسی بچے کی پٹائی ہو رہی ہو اور وہ زور رہا ہو‘ لیکن دن کے وقت اور لوگوں سے ملتے وقت ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔

اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جو واقعتاً اللہ تعالیٰ کے سامنے رونے کا حق ادا کرتے ہیں‘ اللہ کے سامنے رونا اپنی عبدیت کا اظہار کرنا ہے‘ حضرت شیخ کے یہ الفاظ کہ ”جس طرح بچے کی پٹائی کی جا رہی ہو“ بڑے عجیب الفاظ ہیں۔

www.shaheedeislam.com
شہید اسلام

بانی تبلیغی جماعت حضرت دہلویؒ کے عزم کا انوکھا واقعہ

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ بانی تبلیغی جماعت دلی میں صاحب فراش تھے' اور اتنے بیمار کہ کروٹ خود نہیں بدل سکتے تھے' کسی نے آ کے بتایا کہ حضرت تشریف لا رہے ہیں' یعنی حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ جو انکے پیر تھے (وہ تشریف لا رہے ہیں) اس خبر کا سننا تھا کہ بستر سے اٹھ کر بھاگنے لگے۔

یہ کہاں سے طاقت آ گئی تھی؟ بھائی یہ اندر کے جذبہ اور عزم کی طاقت تھی' انکو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ میں بیمار ہوں اور میں ہل نہیں سکتا' حضرت رحمہ اللہ سے ایسا تعلق تھا کہ آمد کا سننا تھا کہ بستر سے اٹھ کر خود ہی حضرت کی طرف بھاگنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اپنے راستے کا ایسا عزم نصیب فرمائیں..... آمین۔

شہید اسلام

مولانا محمد یوسف دہلویؒ کی وفات کا غم

جس دن حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی رحمہ اللہ (امیر تبلیغ جماعت) کے انتقال کی خبر پہنچی تھی' واقعتاً مجھے ایسا محسوس ہوا کہ دنیا تاریک ہوگئی ہے' سورج ڈوب گیا ہے' بالکل یہی قصہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کی وفات پر مجھے پیش آیا تھا۔ جس دن حضرت انتقال کی خبر آئی تھی جمعہ کا دن تھا بس یوں سمجھئے کہ مجھ سے ضبط نہیں ہو رہا تھا' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اندھیرا چھا گیا ہے؟

www.shaheedeislam.com
شہید اسلام

حضرت بنوریؒ کا جماعت چھوٹ جانے پر رونے کا واقعہ

ایک دن حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی عصر کی جماعت رہ گئی‘ کیونکہ معتقدین بڑا ہجوم کرتے ہیں اور پھر ماشاء اللہ جمعہ کے دن تو کیا ہی کہنے! غالباً کسی دکان کا افتتاح تھا حضرت کو لے کر گئے‘ حضرت نے فرمایا بھائی جمع کی عصر کی جماعت اپنی مسجد میں پڑھتا ہوں‘ میری عصر کی نماز جماعت سے نہ رہ جائے انہوں نے کہا کہ نہیں جی! ہم پہنچائیں گے‘ لے جاتے وقت تو لوگ بہت مستعد ہوتے ہیں‘ اپنے کام کا خیال ہوتا ہے دوسرے کا خیال نہیں ہوتا‘ حضرت بنوری رحمہ اللہ جب واپس پہنچے تو نماز ہو چکی تھی اس پر حضرت رحمہ اللہ بڑا روئے‘ اس دن میں نے حضرت کو خوب روتے ہوئے دیکھا‘ بہت روئے اور فرمانے لگے کہ ہمارے پاس اصل تو ہے نہیں‘ نقل ہے‘ نماز تو ہمیں پڑھنی آتی نہیں بس آنحضرت ﷺ کی نقل کر لیتے ہیں‘ یہ نقل بھی ہمارے پاس نہ رہے تو پھر ہمارے پاس کیا رہا؟

www.shaheedeislam.com
شہید اسلام

رضائے الٰہی کی موافقت کا عجیب واقعہ

قصہ مشہور ہے کہ شاہ دولہ رحمہ اللہ کو لوگوں نے کہا کہ دریا میں کٹاؤ لگا ہوا ہے آپ ذرا دعا کر دیجیے کہ دریا کا رخ بدل جائے، فرمایا کہ مجھے وہاں لے چلو، لے گئے، فرمایا ذرا کدال دے دو، کدال دیدیا گیا، تو خود بھی گرانے لگے لوگوں نے کہا کہ یہ کیا غضب ہے، فرمایا "جدھر مولا ادھر شاہ دولہ" اگر مولا ہی چاہتا ہے کہ اسکو گرایا جائے تو شاہ دولہ کون ہوتا ہے جو کہے کہ نہ گراؤ اور انکی اس موافقت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دریا کا بہاؤ دوسری طرف پھیر دیا، کٹاؤ بند ہو گیا اور دریا کا بہاؤ دوسری طرف مڑ گیا۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے بندوں کیساتھ عجیب ہوتا ہے۔ جو معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اس پر رضائے الٰہی کی موافقت کرو، جب اس طرح نظر چلی جائے کہ معاملہ مالک کی طرف کیا جا رہا تو موافقت پیدا ہو جاتی ہے، یہ صبر سے اونچا درجہ ہے۔

اندھا دھند کمائی کرنا بھی حرام ہے

حضرت جی مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ (امیر تبلیغ) ایک بار بیان فرما رہے تھے جوش میں آ گئے، فرمانے لگے تمہیں کس نے کہا تھا کمانے کو؟ کہ دکانیں کھولو اور روٹی کماؤ؟ تم نے غلط سمجھا کہ کمانا فرض ہے جس طرح تم اندھا دھند کماتے ہو یہ فرض نہیں بلکہ حرام ہے، پہلے کمانے کا ڈھنگ سیکھو پھر روٹی کماؤ، حلال اور حرام جائز و ناجائز کو پہچانو، پھر کماؤ۔ حلال اور حرام کی تم کو تمیز نہیں، جائز اور ناجائز کی تم کو پرواہ نہیں، تو تمہارے لیے کمانا حلال ہی نہیں۔ کہتے ہو کہ کمانا فرض ہے۔

www.shaheedeislam.com

ہر حال میں اللہ کی حمد وثنا کرنا

''الحمد للہ'' پر مجھے قصہ یاد آیا۔ میں اور مفتی احمد الرحمٰن صاحب مرحوم' حضرت مولانا عزیز گل رحمہ اللہ کی زیارت کو گئے' حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے شاگرد اور خادم تھے' حضرت ان دنوں صاحب فراش تھے' چند دنوں بعد انتقال ہوگیا تھا' پیشاب پاخانہ بھی دوسرے لوگ کرواتے تھے اور ایک عرصہ سے آنکھیں بھی ضائع ہوگئی تھیں' کھا نہیں سکتے تھے' پی نہیں سکتے تھے' نظر کچھ نہیں آتا تھا' پیشاب' پاخانہ کیلئے دوسروں کے محتاج تھے۔ ہم دونوں گئے تو انکو اطلاع کی گئی کہ فلاں فلاں آئے ہیں' فرمایا بلالو' بلالیا۔ سلام کیا' جواب دیا۔ مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ نے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ اتنے مزے سے فرمایا ''الحمد لله''!

ایسا معلوم ہورہا تھا کہ رواں رواں ان کا الحمد للہ کہہ رہا ہے۔

ایک نوجوان کے اشکال کا جواب

میں ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں ہوتا تھا ہمارے سامنے ایک خاتون ڈاکٹر تھیں' اسکا بھائی اس سے ملنے کیلئے آیا' بالکل نوعمر سا تھا' بیس بائیس سال کی عمر ہوگی' بے چارا بہت سے مسائل میں غلط فہمیوں میں الجھا ہوا تھا' وہ ہر بات میں کہتا تھا کہ یا تو یہ مسئلہ غلط ہے یا مولوی جھوٹ بولتے ہیں' خیر مجھ سے گفتگو کرنے لگا' میں نے کہا کہ بے چارہ نوعمر ہے' اسکو سمجھانا چاہیئے کہنے لگا کہ ہم نے سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نو بیویاں تھیں' اور مولوی کہتے ہیں کہ صرف چار نکاح کر سکتے ہیں' یا تو مولوی جھوٹ بولتے ہیں یا حدیث غلط ہے' میں نے اسکو سمجھایا کہ نہ مولوی جھوٹ بولتے ہیں اور نہ ہی حدیث غلط ہے۔ ہمیں چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت ہے' چار سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ جس وقت دنیا سے تشریف لے گئے' اس وقت آپ ﷺ کے عقد میں نو ازواج مطہرات تھیں' میں نے اسکو تعداد ازواج کے مسئلہ میں بہت سی چیزیں سمجھائیں' ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو چار ہزار مردوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھی اور جب ہر مرد کیلئے چار بیویوں کی اجازت ہے تو جو شخص چار ہزار مردوں کے برابر طاقت رکھتا ہو اسکو سولہ ہزار بیویوں کی اجازت ہونی چاہیئے تھی' مگر آپ ﷺ نے صرف نو بیویوں پر کفایت فرمائی۔ ادھر میرا اور آپ کا یہ حال ہے کہ شاید ایک بیوی کے بھی لائق نہیں۔ اب ایک شخص وہ ہے جسکی طاقت ایک بیوی کی بھی متحمل نہیں اسکو چار بیویوں کی اجازت ہے اور ایک شخص وہ ہے جس کو سولہ ہزار کی طاقت ہے اسکو صرف نو بیویاں دی گئیں اب تم بتاؤ کہ کس کیساتھ رعایت کی گئی؟

کرنل صاحب کی شکرگزار بیوی کا واقعہ

ایک مرتبہ میں سکھر گیا' وہاں میرے ایک عزیز کرنل صاحب تھے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے بتایا کہ ہم دونوں میاں بیوی چار بجے اٹھتے ہیں' گرمیوں کے موسم میں چار بجے اٹھتے ہیں اور تہجد پڑھتے ہیں' اسکے بعد فجر کی نماز پڑھ کر میں تو لیٹ جاتا ہوں اور کوئی آٹھ بجے اٹھتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ گھر والی مصلے پر بیٹھی ہے' چار بجے سے دعائیں مانگ رہی ہے' اسکا یہ ہمیشہ معمول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اس سے کہا کہ تو کیا مانگتی رہتی ہے' چار گھنٹے ہو گئے۔ کہتی ہے کچھ بھی نہیں مانگتی رہتی۔ بس اللہ کا شکر ادا کرتی رہتی ہوں۔ یا اللہ! آپ نے ہم پر کتنے انعامات فرمائے ہیں' بس یہی شکر کرتی رہتی ہوں (سبحان اللہ! کیسی شکر گزار بی بی ہیں۔)

شہید اسلام

اسلامی کتب خانہ کراچی کی کامیاب تجارت پالیسی

میرے سامنے کی بات ہے ہمارے مدرسے (بنوری ٹاؤن) کے پاس ایک کتب خانہ ہے' وہ مولوی صاحب بیچارے مسجد کے سامنے چارپائی رکھ کر کتابیں بیچا کرتے تھے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے بڑا کتب خانہ بنالیا۔ حتیٰ کہ وہی وہ پہلے والا کتب خانہ سنبھالا نہیں گیا تو وہ کسی کو دے دیا اور پھر چھوٹی سی دکان لے لی۔ میں ان سے کتابیں منگواتا یا آپ منگوالیں یا کوئی اور منگوالیں سال دو سال تو پوچھتے ہی نہیں۔ اگر ہم نے پوچھ لیا کہ آپ کے پیسے دینے ہیں تو کہتے ہیں کہ آجائیں گے جی! پٹھان ہیں کہیں گے آجائیں گے جی کوئی بات نہیں! دو سال کے بعد پھر پوچھیں کہ بھئی تیرے پیسے میرے ذمے تھے' آپ سے کتابیں خریدی تھیں' تو جواب دیتے ہیں کہ آجائیں گے جی۔ خود ہی اپنی ذمہ داری پر دو تو دو ورنہ اس نے ایک دن بھی کسی سے پیسے نہیں مانگے۔ اللہ نے اس میں ایسی برکت فرمائی کہ دکان سنبھالے نہیں سنبھلتی۔ بھائی ایسی تجارت میں گھاٹا نہیں ہوتا کر کے دیکھ لو۔ لوگ کہتے ہیں کہ سختی سے پیسے وصول کرو تو تب دکان چلے گی اور تجارت چلے گی ورنہ ٹھپ ہو جائیگی' ایسا نہیں ہے۔

www.shaheedeislam.com
شہید اسلام

اچھا پڑوس بھی خدا کی رحمت ہے

ابونواز شاعر کا قصہ ہے کہ اسکے پڑوسی کو اپنا مکان فروخت کرنے کی ضرورت پیش آئی تو خریدار نے پوچھا کتنی قیمت ہے؟ کہنے لگے بیس ہزار روپے کہنے لگا۔ بیس ہزار تو تمہارے مکان کی قیمت نہیں تم زیادہ بول رہے ہو۔ مالک مکان کہنے لگے کہ آپ بالکل صحیح فرماتے ہیں میرا مکان بیس ہزار کا نہیں ہے دس ہزار کا ہے۔ میں دس ہزار مکان کی قیمت لے رہا ہوں اور دس ہزار ابو نواز کے پڑوس کی قیمت لے رہا ہوں۔ یہ مکان ابو نواز شاعر کے پڑوس میں ہے صرف مکان نہیں بیچ رہا بلکہ ساتھ ابونواز شاعر کا پڑوس بھی دے رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ بیچتے کیوں ہو؟ کہنے لگے میں بالکل نہ بیچتا مگر ضرورت پیش آ گئی ہے بیچنے کی۔ ابونواز کو اسکا پتہ چلا تو اسکو بلایا اور پوچھا کہ مکان کیوں بیچتے ہو؟ کہا حضور ا ضرورت پیش آ گئی ہے بیچنا ہے پوچھا کتنی قیمت ہے مکان کی؟ اور تمہاری ضرورت کتنی ہے؟ اس نے کہا مکان بھی دس ہزار کا ہے اور میری ضرورت بھی دس ہزار ہے۔ ابونواز نے دس ہزار درہم اسکو دیے اور کہا یہ تمہارے مکان کی قیمت ہے اور دس ہزار مزید دیے اور کہا کہ یہ ابونواز کے پڑوس کی قیمت ہے۔

فائدہ: مورخ اس قصے کو نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ مسلمانوں پر ایک وقت ایسا گزرا ہے جس وقت شاعروں کے مکان میں بھی اخلاقیت تھی۔ اس وقت اللہ کے نیک بندوں کے اور دوسرے لوگوں کے اخلاق کیسے ہوں گے؟ ایک شرابی ابونواز .... (شاعر عام طور پر اس قسم کی حرکتیں کیا کرتے ہیں) .... کے اخلاق یہ تھے تو اللہ والوں کے اخلاق کیا ہونگے؟

www.shaheedeislam.com

پاکستان کے حکمران اور علماء دین کی ناقدری

ایوب خان کے زمانے میں بی ڈی جمہوریت جاری ہوئی تھی۔ اس کیلئے آدھے ممبر تو منتخب ہونے تھے ووٹوں کے ذریعے اور آدھے ممبر لوگ تجویز کرتے تھے ہمارے علاقہ میں ڈپٹی کمشنر تشریف لائے اور کہا کہ اپنے علاقے کے معزز لوگ بتاؤ جو بی ڈی ممبر بن سکیں' ایک صاحب نے ایک آدمی کا نام لیا' ڈپٹی کمشنر صاحب پوچھنے لگے کہ اسکی تعلیم کتنی ہے؟ کہنے لگے یہ حافظ قرآن ہے' دارالعلوم دیوبند کا فارغ ہے' کمشنر صاحب کہنے لگے کہ بھائی! میں یہ پوچھتا ہوں کہ اسکی تعلیم کتنی ہے؟ قرآنِ کریم کا حافظ ہونا تعلیم نہیں ہے' دارالعلوم دیوبند کا فارغ ہونا تعلیم نہیں ہے۔ یہ پاکستان بننے کے بعد کی بات ہے ایوب خان کے دور کی بات ہے۔ آخر اس نے کہا کہ یہ پرائمری پاس ہے؟ کمشنر صاحب کہنے لگے ہاں! یہ بات ہوئی ناں۔

فائدہ: میرے حدیث کے ایک ساتھی تھے (جنکا نام حبیب الرحمٰن تھا) بعد میں انکی زیارت نہیں ہوئی' پتہ نہیں کہاں گئے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ "ہیں سائیں" (سرائیکی زبان بولتے تھے) "ہیں سائیں امام ابوحنیفہؒ مولوی فاضل ہائی کہ نہ ہائی" یعنی امام ابوحنیفہؒ مولوی فاضل تھے یا نہیں تھے؟ ان جاہلوں کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ بھی اَن پڑھ تھے۔ اور یہ انگریز اور انگریز کی ذریت جو انگریزی پڑھا ہوا نہ ہو اسکو سمجھتے ہیں جاہل ہے' میں نے کوئی مولوی فاضل نہیں کیا اس لیے میں کسی کے معیار پر پورا نہیں اترا۔ خدا کرے کہ اللہ کے معیار پر پورا اُتروں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ (بانی تبلیغی جماعت) اور انکے صاحبزادے حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ اور ان جیسے دوسرے حضرات کی قبروں کو نور سے بھر دے' جنہوں نے دین کو دوبارہ زندہ کیا' بڑے بڑے ڈاکٹروں اور کیپٹنوں کے بچے ان عربی مدرسوں میں پڑھتے ہیں' الحمدللہ دین زندہ ہے اور زندہ رہیگا لیکن بھائی اسکو حقیر نہ سمجھو بہت سے لوگ جو اس وقت اونچے ہیں قیامت کے دن نیچے کر دیے جائیں گے اور بہت سے لوگ جو نیچے ہیں جنکو کوئی پوچھتا نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ انکو اونچا کر دیں گے۔

www.shaheedeislam.com
شہید اسلام